تا خلافت کی بنا دنیا میں ہو پھر استوار　　لا کہیں سے ڈھونڈ کر اسلاف کا قلب و جگر

ہفت روزہ ندائے خلافت لاہور

5/3/97

جلد نمبر6　شمارہ 2'3　|　4 تا 10 رمضان 1417ھ　|　14 تا 20 جنوری 1997ء　|　شعبہ نشر واشاعت تنظیم اسلامی پاکستان　|　قیمت فی شمارہ ایک روپیہ

نزول قرآن کی طرح پاکستان کا قیام بھی رحمت خداوندی کا عظیم ترین مظہر ہے: ڈاکٹر اسرار احمد

رمضان المبارک نزول قرآن اور قیام پاکستان کا مہینہ ہے جس میں ہمیں قرآن مجید سے اپنے تعلق کی تجدید کرنی چاہئے

نیشنل سیکورٹی کونسل کا قیام مارشل لاء کی پہلی قسط کا نفاذ ہے' قادیانیوں کو غیر مسلم کی بجائے "احمدی" لکھنے کا حکومتی فیصلہ بہت بڑی حماقت ہے

لاہور (پ ر) نزول قرآن کے مہینے میں روزے کی عبادت اللہ تعالیٰ کا عظیم احسان ہے چنانچہ ہر مسلمان کے لئے لازم ہے کہ وہ اتنی عربی زبان لازماً سیکھے جس سے وہ قرآنی تعلیمات سے براہ راست آگاہ ہو سکے۔ امیر تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد نے دورہ امریکہ سے واپسی پر مسجد دار السلام باغ جناح لاہور میں "رمضان' قرآن اور پاکستان" کے موضوع پر نماز جمعہ سے قبل خطاب کرتے ہوئے کہا ہے کہ رمضان المبارک نزول قرآن کا مہینہ ہے اور اس ماہ مبارک میں مسلمانوں کو قرآن مجید کے ساتھ اپنے تعلق کی از سر نو تجدید کرنی چاہئے۔ رمضان المبارک کی برکتوں اور رحمتوں کے حصول کے لئے دن کو روزہ رکھا جائے اور رات کا زیادہ حصہ قرآن مجید کے ساتھ بسر کیا جائے۔

رمضان المبارک اور پاکستان کے تعلق کی وضاحت کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ قرآن مجید کا نزول اور پاکستان کا قیام اسی مہینے کی شب قدر میں عمل میں آیا۔ نزول قرآن کی طرح پاکستان کا قیام بھی رحمت خداوندی کا عظیم ترین مظہر ہے۔ قرآن اور پاکستان کے حوالے سے ڈاکٹر اسرار احمد نے کہا علامہ اقبال صرف مفکر پاکستان ہی نہیں تھے بلکہ انہوں نے آزاد اسلامی ریاست کے قیام کی خوشخبری بھی دی۔ پاکستان کے قیام سے علامہ کی پیشین گوئی پوری ہو گئی اور جس پاکستان کا خواب علامہ اقبال نے دیکھا تھا' دولخت ہونے کے باوجود وہ پاکستان موجود ہے۔ انہوں نے کہا علامہ اقبال اس صدی میں عظمت قرآن کی سب سے بڑی علامت اور اس کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔ علامہ نے قرآنی تعلیمات کو عہد حاضر کی اعلیٰ علمی سطح پر پیش کیا۔ علامہ اقبال اس صدی کے داعی قرآن اور فکر قرآن کی اولین مجدد تھے جنہوں نے عظمت قرآن کا مشاہدہ کیا چنانچہ قرآن اور پاکستان علامہ اقبال کی ذات میں بہم نظر آتے ہیں۔ ڈاکٹر اسرار احمد نے کہا کہ مجھے علامہ اقبال کے ادنیٰ عقیدت مند' فکر قرآنی کے خوشہ چیں اور ان کے معنوی فرزند کی نسبت پر فخر ہے اور میں علامہ اقبال کے مشن کو ہی پروان چڑھا رہا ہوں۔ علامہ اقبال نے 1935ء میں "شبان المسلمین الہند" کے نام سے غلبہ اسلام کے لئے "امارت اور بیعت" کے نظام پر مبنی انقلابی جماعت قائم کرنا چاہتے تھے۔ مگر برطانوی سامراج نے چودھری محمد حسین جیسے ایجنٹوں کو علامہ اقبال پر مسلط کر دیا جس کی وجہ سے علامہ انقلابی جماعت قائم کرنے میں کامیاب نہ ہو سکے۔ علامہ اقبال نے جاگیرداری اور سرمایہ داری نظام کے خلاف انقلاب کا نعرہ بلند کیا تھا اس لئے کہ ظالمانہ نظام درحقیقت غربت اور محرومی پیدا کرنے والی وہ مشین ہے جسے توڑے بغیر عادلانہ نظام قائم نہیں ہو گا۔ انہوں نے کہا اسلامی تعلیمات سے متصادم موجودہ نظام کو توڑنا ہو گا جس میں جاگیرداروں اور سرمایہ داروں کا مٹھی بھر طبقہ کسانوں اور مزدوروں کی محنت ہڑپ کر کے خود عیاشی کر رہے ہیں۔ ملک کی بدترین صورت حال کے ذمہ دار یہی جاگیردار ہیں جنہوں نے سیاست کو بطور کھیل اختیار کر رکھا ہے۔ امیر تنظیم اسلامی نے کہا محض نعرے بازی سے اسلام نافذ نہیں ہو سکتا بلکہ اس کے لئے اپنی ذات' معاش اور گھر کی حد تک اسلامی تعلیمات پر عمل پیرا دو لاکھ منظم انقلابی کارکنوں کے ذریعے غلبہ اسلام کی تحریک برپا کرنا ہو گی جب کہ نظام خلافت کے قیام ہی سے جاگیرداری اور سرمایہ داری جیسی بدترین لعنتوں کا خاتمہ ہو گا۔ ملک کے سیاسی حالات پر تبصرہ کرتے ہوئے ڈاکٹر اسرار احمد نے کہا ہے کہ انتخابات لازماً منعقد ہونے چاہئیں۔ انتخابات کا التواء ملک کے مفاد میں نہیں ہے۔ انہوں نے کہا اسلام پاکستان کا باپ جب کہ جمہوریت اس کی ماں ہے اگرچہ اسلام جمہوری راستے سے نہ پہلے رائج ہو سکا ہے اور نہ آئندہ ایسا ہو گا۔ سیاستدانوں میں سے میاں نواز شریف کا موقف انتہائی مثبت ہے اور انہیں کی کوششوں سے مسلم لیگ ایک مضبوط جماعت بن چکی ہے۔

انہوں نے کہا بے نظیر بھٹو سندھ کارڈ کے استعمال سے گریز کرتے ہوئے پارلیمانی جمہوریت کے لئے ملکی سطح پر وہی سیاسی کردار ادا کرے جو ماضی میں انہوں نے جئے سندھ تحریک کا راستہ روک کر وفاق پاکستان کی علمبردار بن کر کیا تھا۔ امیر تنظیم اسلامی نے قاضی حسین احمد کو انتخابات کا بائیکاٹ کرنے پر مبارک باد دیتے ہوئے کہا ہے کہ جماعت اسلامی انتخابی سیاست کا مستقل طور پر بائیکاٹ کر کے عوام کو اسلامی انقلاب کے لئے منظم کرے۔ جماعت اسلامی کے ساتھ اشتراک عمل کی اپنی سابقہ تجویز کا اعادہ کرتے ہوئے انہوں نے کہا اگر جماعت مستقل طور پر الیکشن کی سیاست سے کنارہ کش ہو جائے تو تنظیم اسلامی جماعت اسلامی کے ساتھ "وفاق" بنا کر اشتراک عمل کے لئے تیار ہے۔ انہوں نے کہا قاضی صاحب کی طرف سے لوگوں کو ووٹ ڈالنے سے روکنے کا اعلان درست فیصلہ نہیں ہے۔ اس اقدام سے جماعت کی "سٹریٹ پاور" کا غبارہ پھٹ جائے گا بلکہ ایسے اقدامات سے مارشل لاء کی راہ ہموار ہونے کا بھی خطرہ ہے۔ امیر تنظیم اسلامی نے کہا نیشنل سیکورٹی کونسل کا قیام درحقیقت مارشل لاء کی پہلی قسط کا نفاذ ہے۔ سیاستدانوں کی غلطیوں کی وجہ سے ملک میں چوتھائی مارشل لاء نافذ ہو چکا ہے۔ انہوں نے کہا قادیانیوں کو غیر مسلم کی بجائے "احمدی" لکھنے کا حکومتی فیصلہ بہت بڑی حماقت ہے۔ اس فیصلے سے نہ صرف آئین سے انحراف ہو گا بلکہ یہ ملک کی جڑیں کھودنے کے مترادف ہے۔ حکومت نے یہ فیصلہ واپس نہ لیا تو اسے ایک بڑی عوامی تحریک کا سامنا کرنے کے لئے تیار رہنا ہو گا۔ 53ء میں اینٹی قادیانی تحریک کے نتیجے میں ملک کی سیاسی گاڑی جمہوریت کی پٹڑی سے اتر گئی جب کہ وہی حالات دوبارہ پیدا کئے جا رہے ہیں اگر ایسا ہوا تو یہ ملک کے مفاد کے لئے بہت خطرناک ہو گا۔ انہوں نے کہ واہگہ کی سرحد پر دانشوروں کا میلہ درحقیقت "گدھوں" کا اجتماع تھا اور "مشرقی ومغربی گدھ" متحد ہو کر پاکستان کے خلاف ناپاک سازشیں کر رہے ہیں جو لازماً ناکام ہوں گے اور پاکستان نہ صرف قائم رہے گا بلکہ اسے نظام خلافت کے احیاء کا نقطہ آغاز بننے کا شرف بھی حاصل ہو گا۔

فاش گویم آنچہ در دل مضمر است
ایں کتابے نیست چیزے دیگر است

تنظیم اسلامی کے نائب امیر جناب محمد نسیم الدین کی طرف سے مختلف موضوعات پر جاری کردہ پریس ریلیز

نگران حکومت کی کارکردگی' جماعت اسلامی کا الیکشن بائیکاٹ اور سانحہ گڑھی شاہو

لاہور (پ ر) سابقہ حکومتوں کی طرح موجودہ نگران حکومت بھی اچھی خواہشات اور نیک تمناؤں کے اظہار کے علاوہ کچھ کرنے کے لئے آمادہ نہیں ہے۔ تنظیم اسلامی کے قائم مقام امیر نسیم الدین نے کہا ہے کہ صدر مملکت فاروق لغاری کی طرف سے مکمل بے بسی کا اظہار اس بات کا ناقابل تردید ثبوت ہے کہ ملک کے مسائل کا حقیقی اور واحد حل رائج الوقت نظام کی مکمل تبدیلی ہے۔ انہوں نے کہا موجودہ جمہوری "فریم ورک" میں رہتے ہوئے ملک کے نظام میں کسی بنیادی تبدیلی کی خواہش کبھی پوری نہیں ہو سکتی۔ محمد نسیم الدین نے کہا سیاسی' معاشی اور معاشرتی شعبے میں انقلابی تبدیلیاں لانے کے لئے "میوزیکل چیئرز" کے کھیل سے الگ رہ کر ایسی انقلابی تحریک برپا کرنا ہو گی جو منظم اور غیر مسلح بغاوت کے ذریعے پورے نظام کو یکسر تبدیل کر دے۔ انہوں نے مذہبی سیاسی جماعتوں کے قائدین سے کہا کہ وہ الیکشن کی سیاست میں اپنی قوتیں اور صلاحتیں ضائع کرنے کی بجائے اسے خیرباد کہہ کر نظام خلافت کے قیام کے لئے احتجاجی تحریک منظم کرنے کے لئے میدان میں آئیں۔

☆☆☆

لاہور (پ ر) قاضی حسین احمد کی طرف سے "ووٹ ڈالیں گے نہ ڈالنے دیں گے" کا اعلان درست اقدام نہیں ہے۔ تنظیم اسلامی کے قائم مقام امیر محمد نسیم الدین نے قاضی حسین احمد کے بیان پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ انتخابات میں حصہ لینے یا نہ لینے کا فیصلہ کرنے کا اختیار کسی بھی سیاسی جماعت کو حاصل ہے مگر سیاسی عمل میں ایسی رکاوٹیں ڈالنا جس سے نہ صرف انتخابات کا انعقاد ہی خطرے میں پڑ جائے بلکہ امن وامان کا بھی مسئلہ پیدا ہونے کا خدشہ ہو ایسا اقدام ملکی مفاد کے منافی ہے۔ انہوں نے کہا جماعت اسلامی کی شوریٰ کی قرارداد اور قاضی صاحب کا اعلان متضاد صورت حال کا مظہر ہے۔ جماعت اسلامی کی شوریٰ کی قرارداد تو ہے یہ کہ "جماعت اسلامی انتخابات میں پرتشدد ذرائع اختیار کر کے ہرگز کوئی مزاحمت نہیں کرے گی اور جماعت ہر احتجاج پرامن ہو گا" مگر قاضی صاحب کا اعلان ڈالیں گے نہ ڈالنے دیں گے" شوریٰ کی قرارداد کے حوالے سے ناقابل فہم ہے۔ محمد نسیم الدین نے جماعت اسلامی سے کہا کہ وہ انتخابات کا بائیکاٹ کرنے کی بجائے انتخابی سیاست سے کنارہ کش ہونے کا انقلابی فیصلہ کر کے عوام کو اسلامی انقلاب کے لئے منظم کرے۔ انہوں نے کہا جماعت اسلامی کرپٹ حکومت بھگاؤ اور سیاستدانوں کے احتساب جیسے مطالبات کی بجائے نظام خلافت کو عوامی مطالبہ بنا کر دیگر دینی جماعتوں کا تعاون حاصل کرے۔ تنظیم اسلامی کے قائم مقام امیر نے صدر کی جانب سے نیشنل سیکورٹی کونسل کے قیام کے فیصلے کو نگران حکومت کا اپنی حدود سے تجاوز کا مظہر قرار دیتے ہوئے کہا کہ ایسے دور رس نتائج کے حامل فیصلے کو منتخب حکومت پر چھوڑ دیا جائے۔ انہوں نے کہا اگر قومی سیکورٹی کونسل کا فوری قیام اتنا ہی ضروری ہے تو اس کے لئے سیاسی جماعتوں کے ذریعے قومی سطح پر اتفاق رائے حاصل کیا جائے۔

☆☆☆

لاہور (پ ر) انتخابات سے قبل احتساب کا مطالبہ پورا نہ ہونے کی وجہ سے الیکشن کا بائیکاٹ درست اقدام نہیں ہے۔ جماعت اسلامی کی طرف سے انتخابات کے بائیکاٹ کا حالیہ فیصلہ غیر متوقع نہیں ہے۔ تنظیم اسلامی کے قائم مقام امیر محمد نسیم الدین نے کہا ہے کہ جماعت اسلامی کے اس فیصلے سے پہلے سے موجود سیاسی بے چینی میں نہ صرف مزید اضافہ ہو گا بلکہ ملک کی سیاسی صورت حال پہلے سے بھی بدتر ہو جائے گی۔ موجودہ غیر یقینی سیاسی حالات سے ایسی جماعتیں بھی فائدہ اٹھا سکتیں ہیں جنہیں الیکشن کے ذریعے کبھی کامیابی حاصل ہونے کی توقع نہیں ہے۔ امیر تنظیم اسلامی نے کہا کہ گزشتہ انتخابات کے موقع پر جماعت اسلامی نے اسلامک فرنٹ کے نام سے اپنے طور پر صالح امیدوار کھڑے کئے مگر یہ

باقی صفحہ ۲ پر

”انٹرویو“ تحریر: نجیب صدیقی

انسانوں کے سر ہی سر نظر آرہے تھے۔ قطار اندر قطار لوگ کھڑے تھے۔ اکثر و بیشتر لوگوں کے چہروں پر ہوائیاں اڑ رہی تھیں۔ چہروں پر خوف کے آثار نمایاں تھے۔ ہر طرف حیرت و پریشانی کا منظر تھا۔ کسی نے اپنے ہاتھوں سے چہرے کو چھپا رکھا تھا۔ کوئی ایسے کھڑا تھا جیسے کوئی مجسمہ نصب ہو۔ لوگ اپنی باری کے منتظر تھے لیکن بے قراری سے نہیں بلکہ

انسان کی تمناؤں کا سلسلہ کبھی ختم نہیں ہوتا

خوف و پریشانی سے۔

میری نگاہوں کے سامنے یہ پورا منظر تھا۔ مجھے خود معلوم نہ تھا کہ یہ سب کچھ کیا ہو رہا ہے اور کیوں ہو رہا ہے یہ جگہ کون سی ہے۔ یہاں سب لوگ کیسے جمع ہیں۔ حد نگاہ تک سر ہی سر ہیں‘ سہمے ہوئے اور لرزے ہوئے لوگ جیسے کسی ہیبتناک منظر کے سامنے آنے کے منتظر ہیں۔

میں نے ڈرتے ڈرتے ایک شخص سے پوچھا کہ بھئی یہ تو بتاؤ کہ ہم لوگ کہاں ہیں اور یہ سب کچھ کیا ہو رہا ہے اس نے کہا تمہیں معلوم نہیں یہ میدان حشر ہے۔ یہاں ہر شخص کا فرداً فرداً ”انٹرویو“ ہو گا۔ انٹرویو کا نام سنتے ہی میرے پاؤں لرزنے لگے۔ میں بھی سہم گیا اور میری آواز حلق میں پھنس کر رہ گئی۔ چند ثانئے بعد میں نے اپنے

جب انسان سے پوچھا جائے گا کہ کیا اس نے اپنا مقصد زندگی پورا کیا ہے؟

حواس کو مجتمع کر کے اس سے پوچھا کہ انٹرویو میں کیا‘ پوچھا جا رہا ہے۔ اس نے کہا کہ سوالات تو دنیا میں بتا دیئے گئے تھے اور ان کے جوابات بھی۔ تمہیں جو زندگی عطا کی گئی تھی اسے کن کاموں میں خرچ کیا خاص کر جوانی کے ایام کس طرح بسر کئے۔ مال کہاں سے کمایا اور کہاں خرچ کیا۔ جو علم تمہیں حاصل ہوا تھا اس پر کتنا عمل کیا۔

یہ تو ابتدائی سوالات ہیں بقیہ سوالات بعد میں پوچھے جائیں گے۔ میں نے پوچھا وہ کیا جواب دیا گیا وہ سوالات انہیں کی تشریح ہیں۔ میں سوچ میں پڑ گیا یا اللہ یہ کیسی افتاد ہے جو اچانک آ پڑی ہے۔ اس نے کہا کیا سوچ رہے ہو۔ میرے منہ سے نکلا کہ اچانک گھیر لئے گئے ہیں۔ سوچنے سمجھنے کے لئے کچھ وقت تو دیا جاتا۔ وہ بولا کیا تمہاری پوری زندگی سوچنے سمجھنے کے لئے ناکافی تھی۔ تم ہی بتاؤ تم نے بے سوچے سمجھے دنیا میں کیا کیا۔ کیا تم نے مکان نہیں بنایا‘ اپنے کاروبار‘ تجارت یا ملازمت کے لئے اپنے قیمتی

آخرت میں نہ کوئی جھوٹی گواہی چلے گی اور نہ کوئی عذر بہانہ کام آئے گا

اوقات صرف نہیں کئے۔ شادی بیاہ کے جھمیلے نہیں اٹھائے۔ بال بچوں کی تعلیم اور پرورش میں دن رات ایک نہیں کیا۔ کیا تم نے کبھی سوچا کہ جو مال تم کما رہے ہو‘ جسے سمیٹ رہے ہو اس کے ذرائع حلال ہیں یا حرام۔ دنیا سنوارنے میں ہی لگے رہے۔ دنیا بنانے میں تم نے یہ نہیں سوچا کہ تم کسی کا حق تو غصب نہیں کر رہے۔ تم کسی کو تکلیف تو نہیں دے رہے۔ حقوق کی ادائیگی میں تم چست ہو یا سست ہو۔ جس مقصد کے لئے تمہیں دنیا میں بھیجا گیا تھا وہ مقصد تم نے کہاں تک پورا کیا۔ تمہیں زندگی دی گئی‘ صلاحیتیں دی گئیں‘ شعور عطا کیا گیا‘ عقل سے مالا مال کیا۔ آنکھیں دی گئیں کہ تم اس سے اچھی طرح دیکھو۔ کان دیئے گئے کہ تم اس سے اچھی باتیں سنو۔ قلب دیا گیا کہ اس سے اچھے برے میں تمیز کرو۔ یہ ایک ترازو تھا جسے تمہارے دل میں نصب کر دیا گیا۔ ضمیر کی بے پناہ طاقت دی گئی۔ پھر ایسی ایسی نشانیاں تمہارے اردگرد پھیلا دی گئیں جو تمہیں اپنے آقا و مالک کو بے تکلف پہچان سکتی تھیں۔ بادل آتے تھے اور برستے تھے۔ زمین جو بنجر پڑی تھی لہلہا جاتی‘ دن رات کے الٹ پھیر میں سینکڑوں نہیں ہزاروں نشانیاں موجود تھیں۔ ان قوتوں سے اپنے اندر اور باہر کا مشاہدہ کر سکتے تھے۔ اس پر مستزاد یہ کہ تمہاری ہدایت کے لئے پیغمبر آتے رہے تمہیں ڈراتے رہے‘ چونکاتے رہے۔ وہ سوالات جو آج تمہارے سامنے ہیں وہ تمہیں بتاتے رہے۔ ان کے جوابات بھی سکھائے‘ اس پر خود بھی عمل کیا اور تمہیں بھی عمل کی دعوت دی۔ اللہ کے ان نیک بندوں نے وہ کتاب بھی سامنے رکھوائی جو نوع انسانی کی ہدایت کے لئے ان کے رب نے انہیں دی تھی۔ اس کتاب میں پوری زندگی کے لئے مکمل ہدایت تھی۔ اول تو تم نے اس سے التفات نہیں کیا اور اگر پڑھنے کی نوبت بھی آئی تو بے سوچے سمجھے اس کی تلاوت کی‘ اسے حصول ثواب یا ایصال ثواب کی کتاب بنا لیا‘ دنیا کے پیچھے لگے رہے۔ دنیا کے علوم تو خوب خوب حاصل کئے مگر اس علم کو سمجھنے کے لئے تھوڑی بہت بھی کوشش نہیں کی۔ دنیا کے علوم کو دولت کمانے کے لئے حاصل کئے وہ دولت جسے دنیا میں ہی چھوڑ کر تم یہاں آگئے ہو۔ جو دولت یہاں کام آنے والی تھی سمجھنے کے باوجود بھی حاصل نہ کر سکے۔

اپنی خواہشات کے پیچھے لگے رہے اور تمناؤں کا یہ سلسلہ نہ کبھی ختم ہوا ہے نہ ہو سکتا ہے اسی دوران تمہارا وقت ختم ہو گیا۔ جو وقت قدرت نے تمہیں دیا تھا پورا ہو گیا۔ اب سرنخ لو واپس نہیں جا سکتے۔ تم اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے تھے کہ روزانہ لوگ سفر آخرت اختیار کر رہے ہیں اپنے کندھوں پر انہیں پہنچا رہے ہیں مگر تمہیں اپنا خیال نہیں آیا کہ تمہارا جسد خاکی بھی اسی طرح پہنچایا جائے گا۔ اس سے بڑی عبرت‘ اس سے بڑی تنبیہہ‘ اس سے بڑی یاد دہانی اور کیا ہو سکتی ہے۔ پھر بھی تمہیں ہوش نہیں آیا اور دنیا میں مگن رہے۔ دو دن کے لئے سفر پر جاتے تھے تو زاد سفر جمع کرتے تھے اور ہمیشہ ہمیشہ سفر کے زاد راہ جمع نہیں کیا دیکھتے نہیں نفسا نفسی کا عالم ہے۔ ہر شخص نے ایک دوسرے سے آنکھیں پھیر لی ہیں‘ منہ پھیر لیا ہے‘ اور اپنی عصبیت میں گرفتار ہے۔ یہاں نہ کوئی جھوٹی گواہی چل سکتی ہے اور نہ کوئی حیلہ بہانہ۔ تمہارے ہاتھ پیر بھی تمہارے خلاف گواہی دیں گے۔ جن ہاتھ پاؤں سے چل کر برائی کے کام کیا کرتے تھے۔ اللہ کے احکام کو پس پشت ڈال دیا تھا ان کی طرف توجہ نہ کی تھی۔ ان کو انتہائی غیر اہم سمجھ لیا تھا۔ باز پرس کے بغیر نچنت ہو گئے تھے وہی اعضاء آج تمہارے خلاف گواہی دیں گے۔

جن کے لئے تم نے اپنی آخرت پر توجہ نہ دی۔ انہیں پکار کر دیکھ لو۔ جواب تو درکنار تمہاری طرف نظر بھی نہیں کر سکتے۔ جن کے لئے دن رات ایک کر کے مال جمع کیا وہ یہاں اجنبی بن گئے ہیں جو محبت کا دم بھرتے تھے وہ اپنے حواس میں نہیں۔ تمہاری کیا مدد کریں گے۔ آج کا دن قیامت کا دن ہے‘ حشر کا دن ہے‘ فیصلے کا دن ہے۔ حساب و کتاب کا دن ہے‘ کامیابی و ناکامی کا دن ہے۔ ”یہ یوم التغابن ہے“۔ انتہائی گھبراہٹ سے میری آنکھ کھل گئی میں پسینے سے شرابور تھا سانس تیز تیز چل رہی تھی دوسرے لمحے مجھے احساس ہوا کہ میں خوش نصیب ہوں کہ ہمیشہ کے لئے بند ہونے سے پہلے میری آنکھ کھل گئی۔

فرمان رسالت ﷺ میں بیان کردہ پانچ ادوار کا جائزہ۔ مختار حسین فاروقی

عہد نبوت (571ء تا 632ء‘ ....11ھ)

خالق ارض وسماء نے انسانوں پر اپنی ہدایت تامہ بصورت قرآن حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل فرمائی۔ اور اس طرح ہدایت مکمل کر دی اور نبوت ورسالت کو کامل فرما کر اس کا سلسلہ منقطع فرمایا کیونکہ نسل انسانی کے لئے انفرادی واجتماعی ہر طرح کی ہدایت آچکی اور علمی و عملی اور نظری سطح پر اتمام حجت ہو چکا۔ مزید برآں قرآن کی حفاظت کا ذمہ اللہ تعالیٰ نے خود لے لیا اور سیرت النبی ﷺ کے عملی پہلو حدیث اور نظائر خلافت راشدہ کی شکل میں محفوظ ہو گئے یعنی اب کسی نئی ہدایت کی ضرورت باقی نہیں رہی۔

****

عہد خلافت علی منہاج النبوۃ (خلافت راشدہ) (632ء تا 661ء‘ 11ھ تا 40ھ) نبوت ورسالت کے مہر کامل اور خورشید تاباں سے جو ہستیاں منور ہوئیں اور تربیت وتزکیہ کے مراحل سے گذر کر بدر وحنین کے معرکوں میں اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں سے برسرپیکار رہیں وہ صحابہؓ کی جماعت ہے جن کی تعریف قرآن میں خود رب جہاں نے کی ہے اس جماعت کے نمایاں افراد میں حضرات عشرہ مبشرہؓ اور ان دس میں سے بھی جو ہر انسانیت اور فخر انسانیت ہیں حضرات خلفاء اربعہ جنہیں دنیا خلفائے راشدین کہتی ہیں اور جن کی فضیلت ”علی ترتیب الخلافہ“ ہے یعنی حضرت ابوبکرؓ کا نسل آدم میں انبیاء کے بعد فضیلت میں پہلا نمبر اور حضرت علیؓ کا چوتھا نمبر ہے۔

خلافت راشدہ کا دور 40 سال پر محیط ہے یہ نبوت کے نقش قدم پر تھا اور یہ دور معیار حق ہونے کے اعتبار سے نبوت ورسالت محمدیؐ کا تتمہ تھا۔ اس مبارک دور میں دنیا ودین کی دوئی ختم ہو گئی اور ہر عمل دین بن گیا۔ نجات اخروی کے حصول کے راستے حکومت وسیاست کی پرخار وادیوں سے ہی ہو کر گزرتے‘ شاہ وگدا میں فرق نہ رہا۔ مساوات‘ عدل‘ انصاف‘ اخوت کا دور دورہ ہو گیا اور یوں محمد ﷺ کی رحمتہ اللعالمینی سے امیر وغریب حکام وعوام سب برابر مستفیض ہوئے۔

ظالم اور منہ زور شہنشائیت (662ء تا 23 مارچ 1924ء) دور خلافت راشدہ آہستہ آہستہ دور ملوکیت میں بدلا پہلے اوپر کی سطح پر تبدیلی آئی اور بعد ازاں عوامی سطح پر اسلام کی گرفت کمزور پڑی اور خلافت راشدہ کے بعد جو عمل شروع ہوا تھا (جس نے مسلمان معاشرہ کو اسلام کے آفاقی اصولوں‘ اخوت ومساوات وانصاف سے ہٹا کر عدم مساوات‘ ظلم اور جاگیردارانہ اور شاہانہ طرز حکومت کا روپ دے دیا تھا) وہ تھوڑے ہی عرصہ میں پورے معاشرے میں پھیل گیا اور جلد ہی مسلم معاشرہ بدترین ملوکیت کا روپ اختیار کر گیا۔ اور یوں اسلام کے نام پر ”دنیاوی مقدس“ ظلم وناانصافی کا دور دورہ ہو گیا یہ دور تقریباً گیارہ بارہ صدیوں پر محیط ہے۔

****

عالم اسلام کا دور غلامی‘ ظلم وجبر کی انتہا (1924ء تا 1950ء) عالم اسلام سے ہدایت کے ابدی اصول لے کر غیر اسلامی یورپی دنیا نے سائنس ترقی کی منازل طے کیں اور عالم اسلام دور ملوکیت کے اندھے کنوئیں میں گر کر تنزلی کا شکار ہو گیا اور دیکھتے ہی دیکھتے پورا عالم اسلام یورپی اقوام کے زیر تسلط آکر غلامی کے شکنجے میں آگیا۔ یہ دور اٹھارویں صدی سے شروع ہوا اور انیسویں اور بیسویں صدی کے اوائل تک مسلط رہا۔

نوٹ: دوسری جنگ عظیم 1939ء تا 1945ء کے بعد یورپی اقوام فاتح یا مفتوح بنیں تو سہی مگر ان کے وسائل اس طرح ختم ہوئے کہ ان کے لئے ان مسلمان علاقوں کو مزید غلام بنا کر رکھنا ممکن نہ رہا تو ناچار آزادی کی تحریکوں کے نتیجے میں رفتہ رفتہ یہ علاقے یورپی تسلط سے نکل کر آزاد ہوتے چلے گئے اور اب مسلمانوں کی اکثریت کے علاقوں میں تقریباً 50 مسلمان مملکتیں موجود ہیں۔ گو تا حال آزاد کردہ ان مسلمان علاقوں کی حکومتیں امریکی مالیاتی استعمار میں جکڑی ہوئی ہیں اور Remote کنٹرول سے ان کی پالیسیاں ٹھونسی جاتی ہیں۔ اس ثقافتی‘ فنی اور علمی غلامی سے نجات کے لئے مسلمانوں میں بالعموم اور پاکستان میں بالخصوص بیداری کی ایک لہر موجود ہے اور مختلف تحریکیں سرگرم عمل ہیں۔ اس عمل کو جہاد افغانستان نے بھی اور انقلاب ایران نے بھی مہمیز دی ہے۔ تاہم ابھی جدید عالمی استعمار (New World Order) کی خالق قوتیں جوان ہیں اور عالم اسلام کے مالیاتی وسائل کا خون ان کے منہ کو لگا ہوا ہے جو آسانی سے چھوٹتا نظر نہیں آتا۔

****

اسلام کے عروج کا دور ثانی یعنی عالمی نظام خلافت کے احیاء کی کوششیں۔

اگرچہ مندرجہ بالا چوتھا دور ابھی پوری طرح ختم نہیں ہوا تاہم قانون قدرت coming events cast their shadows before کے مصداق خلافت علی منہاج النبوہ کے دور ثانی کے آثار شروع ہو چکے ہیں یہ دور اب عالمی سطح پر اسلام کے اجتماعی نظام کے غلبہ کی صورت پر منتج ہو گا (ان شاء اللہ تعالیٰ) اب ان حالات میں ایک طرف جدید عالمی استعمار جو دراصل یہودی عالمی استعمار ہے جو پوری دنیا کو اپنی گرفت میں لے چکا ہے اور آنے والے دنوں میں اپنی گرفت کو منطقی انتہا تک پہنچا کر ایک طویل عرصے تک مشرق ومغرب میں بلا خوف وخطر داد عیش دینے کے خواب دیکھ رہا ہے تو دوسری طرف حدیث رسول میں اس پانچویں دور کی خبر دی گئی ہے جس میں اسلام کا عالمی عادلانہ نظام سایہ فگن ہو کر نسل انسانی کو استحصالی واستعماری قوتوں سے نجات دلائے گا۔

مستقبل قریب میں انسانی زندگی میں خیر وشر کے یہ دھارے رواں دواں ہوں گے۔ اخوت ومساوات وحریت وعدل کا علمبردار نظام خلافت‘ دکھی انسانوں کے دل کی آواز بن کر بالآخر جدید عالمی استعمار (جو دراصل یہودی عالمی استعمار ہے) سے پنجہ آزمائی کے بعد غلبہ اور تمکن حاصل کرے گا۔ یہی دور ہے جس کا احادیث کی کتب میں ”کتاب الملاحم“ کے عنوان سے تاریخ انسانی کی خوفناک ترین جنگوں کے سلسلہ کا ذکر ہے اسی تہذیب مغرب کی کوکھ سے اور جدید عالمی استعمار کے پیامبر کی حیثیت ایک دجال اکبر کا ظہور بھی ہو گا اور حضرت مسیح کا نزول بھی ہو گا۔ مسلمانوں کے رہنما کے طور پر ان مشکل حالات میں جو شخصیت سامنے آئے گی اس عظیم انسان کو لسان رسالت میں مہدی کا اسم بامسمی دیا گیا ہے۔

☆☆☆

بقیہ پریس ریلیز

تجربہ بھی حسب توقع ناکام ہو گیا۔ محمد نسیم الدین نے کہا الیکشن کا طریقہ کار رائج الوقت نظام کو بہتر طریقے سے چلانے کے لئے تو سود مند ہو سکتا ہے مگر اس کے ذریعے اسلامی نظام قائم نہیں کیا جا سکتا‘ چنانچہ نظام کی تبدیلی کے لئے انتخابی جدوجہد کی بجائے انقلابی راستہ اختیار کرنا ہو گا۔ انہوں نے کہا جماعت اسلامی انتخابات کا بائیکاٹ کرنے کی بجائے الیکشن کی سیاست سے مکمل طور پر دستبردار ہو کر حضورؐ کے برپا کردہ طریق انقلاب کی روشنی میں نظام کی تبدیلی کے لئے عوامی انقلابی تحریک منظم کرے۔ انہوں نے کہا معاشرے کی موثر اقلیت کو قرآنی پیغام کی طرف گامزن کئے بغیر اسلامی انقلاب کا راستہ ہموار نہیں ہو گا۔ تنظیم اسلامی کے امیر نے کہا باطل واستحصالی نظام کے خاتمے کے لئے ممکنہ حد تک دین پر کاربند افراد کی قوت منظم کر کے ہی اسلامی انقلاب برپا کیا جا سکتا ہے۔

☆☆☆

لاہور (پ ر) تنظیم اسلامی کے نائب امیر محمد نسیم الدین نے گڑھی شاہو لاہور کے قریب زہریلی گیس سے درجنوں افراد کی ہلاکت پر دلی صدمے کا اظہار کیا ہے۔ انہوں نے اپنے اخباری بیان میں حکومت سے کہا ہے کہ وہ سانحہ کے ذمہ دار حضرات کو کیفر کردار تک پہنچائے اور قیمتی انسانی جانوں کی حفاظت کے لئے ضروری انتظامات نہ کرنے والے اداروں کے سربراہوں کو کڑی سزا دی جائے۔ تنظیم اسلامی کے نائب امیر نے سانحہ میں ہلاک ہونے والوں کے لواحقین سے دلی ہمدردی کرتے ہوئے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ مرحومین کی جملہ خطاؤں سے درگزر فرما کر انہیں جنت الفردوس میں داخل فرمائے۔

بقیہ: سوال وجواب

وسنت کے دائرے کے اندر رہتے ہوئے قانون سازی کریں۔

ملکیت مطلقہ پر مبنی مقدس حق ملکیت صرف اللہ تعالیٰ کے ساتھ مختص ہے یہاں کسی کو بھی ملکیت مطلقہ کا اختیار حاصل نہیں۔ البتہ انسانوں کو امانت کا حق دیا گیا ہے تاکہ وہ شریعت کی مقرر کردہ حدود میں رہ کر تصرف کا حق استعمال کریں اور امین اور ٹرسٹی بنیں نہ کہ مالک ومختار۔

یہ ہے انقلاب محمدیؐ کا نظریاتی پہلو یا انقلابی فلسفہ۔ جماعت سازی کی بنیاد بیعت پر استوار ہو گی اس لئے کہ اسلامی نظم جماعت میں جماعت سازی کی واحد مسنون بنیاد بیعت ہی ہے۔ بیعت کا یہ نظام سنت نبویؐ کی حیثیت سے امت کے لئے راہنمائی ہے۔ آپ نے اس چیز پر عمل کر کے بیعت کو سنت کا درجہ عطا فرما دیا۔

انقلابی عمل کی تکمیل تک انقلابی دعوت‘ جماعتی نظام اور کارکنوں کی تربیت کا کام جاری رہے گا۔ انقلابی جماعت کو یہ کام اس وقت تک کرنا ہو گا جب تک مطلوبہ افرادی قوت مہیا نہیں ہو جاتی۔ اس عرصے میں انقلابی جماعت کے شرکاء کو جوابی کارروائی سے گریز کرتے ہوئے کامل صبر وثبات کا مظاہرہ کرنا ہو گا اس عرصے میں مخالفین کی طرف سے زبانی تکالیف اور ایذائیں بھی پہنچائی جائیں گی اور جسمانی تشدد بھی کیا جائے گا۔

پانچواں مرحلہ مطلوبہ طاقت مہیا ہو جانے کے بعد شروع ہو گا اور نہی عن المنکر باللسان سے نہی عن المنکر بالید تک کا سفر طے ہو گا۔ منظم‘ تربیت یافتہ انقلابی کارکن مسلح تصادم کی بجائے‘ غیر مسلح اور پرامن بغاوت کریں گے۔ یہ یکطرفہ جنگ ہو گی

ناظم حلقہ لاہور ڈویژن کا دورہ چتوکی و جمبر

8ر جنوری 97ء کو ناظم حلقہ لاہور ڈویژن جناب محمد اشرف وصی صاحب نے چتوکی اور اسرہ جمبر کا دعوتی و تنظیمی دورہ کیا۔ معتمد حلقہ حافظ محمد اقبال، اسرہ ہمبو کرباٹھ کے نقیب عبید اللہ اعوان اور تنظیم اسلامی لاہور شرقی کے رفیق ڈاکٹر شوکت عبدالرؤف بھی ناظم حلقہ کے ہمراہ تھے۔ دعوتی قافلہ نے نماز ظہر دعوت و تبلیغی مرکز اہل حدیث بونگا بلوچاں بھائی پھیرو میں ادا کی۔ ناظم حلقہ نے مرکز اہل حدیث کے ذمہ دار حضرات سے گفتگو کی اور ان کے اجتماعات کے دوران قرآن مجید کے حقوق نامی کتابچے کا تعارف کروانے اور شرکاء اجتماع تک پہنچانے کے لئے تعاون کی درخواست کی۔ جس پر انہوں نے مشورے کے بعد جواب دینے کا وعدہ کیا۔ بعد ازاں یہ قافلہ چتوکی پہنچا۔ چتوکی میں مقامی رفیق صابر علی اور معاونین تحریک خلافت محمد فاضل اور ڈاکٹر ضیاء شاہد سے ملاقات کے دوران انہیں ماہ رمضان المبارک میں "قرآن مجید کے حقوق" نامی کتابچے کو عام کرنے کے لئے پروگرام منعقد کرنے کے لئے کہا گیا۔ بعد ازاں صابر علی اور محمد فاضل صاحب کے ہمراہ تمام ساتھی سفائر ٹیکسٹائل ملز پہنچے جہاں عشاء کے بعد دعوتی پروگرام کا اہتمام تھا۔ نماز مغرب کے بعد رفیق تنظیم زاہد اقبال کی رہائش گاہ پر ڈاکٹر شوکت عبدالرؤف نے نیکی کا جامع تصور واضح کیا۔ جامع مسجد سفائر ٹیکسٹائل میں حافظ محمد اقبال نے سورہ الفرقان کے آخری رکوع کا درس دیا۔ نقیب اسرہ جمبر الیاس خان صاحب نے اپنی رہائش گاہ پر احباب کو بلایا جن کے ساتھ مل کر رفقاء نے "اسلام کی نشاۃ ثانیہ اور کرنے کا اصل کام" نامی کتابچے کا اجتماعی مطالعہ کیا۔ مطالعہ میں رفقاء کے علاوہ پانچ احباب نے بھی شرکت کی۔

استقبال رمضان اور لاہور شمالی کے دعوتی پروگرام

3ر جنوری بروز جمعۃ المبارک بعد نماز مغرب بمقام چوک مارکیٹ گلستان کالونی مصطفیٰ آباد لاہور اسرہ مصطفیٰ آباد کے زیر انتظام جلسہ منعقد ہوا۔ لاہور شمالی کے امیر جناب اقبال حسین نے "مسلمانوں پر قرآن مجید کے حقوق اور صیام و قیام کا باہمی ربط و تعلق" کو اپنے خطاب کا موضوع بنایا۔ 70 کے لگ بھگ رفقاء و احباب نے پروگرام میں ساتھ کی۔

اسرہ سلطان پورہ و شادباغ کے زیر اہتمام منعقدہ مشترکہ پروگرام میں رفقاء و احباب کی تعداد 20 تھی۔ یہ پروگرام 8ر جنوری 97 کو دار القرآن وسن پورہ میں بعد نماز مغرب منعقد ہوا۔ نقیب اسرہ شاد باغ جناب آفتاب الرحمٰن نے خطاب کرتے ہوئے قرآن مجید کے فرائض سے آگاہ کیا اور رمضان المبارک میں قرآن سے تجدید تعلق کے لئے قیام اللیل کی اہمیت واضح کی۔

دورہ ہائے ترجمہ قرآن

دار القرآن وسن پورہ میں امیر تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد کا دورہ ترجمہ قرآن بذریعہ ویڈیو کیسٹ (دورانیہ ایک گھنٹہ روزانہ) منتخب حصے دکھانے کا اہتمام کیا گیا ہے۔

***

تنظیم اسلامی لاہور شمالی کے تحت رمضان المبارک کے دوران منعقدہ پروگراموں کی تفصیل

23ر جنوری 97ء بروز جمعرات رفقائے تنظیم اسلامی لاہور شمالی کے لئے اجتماعی افطاری کا پروگرام طے کیا گیا ہے۔ تنظیم کے مرکزی دفتر گڑھی شاہو میں منعقدہ اس پروگرام کا دورانیہ عصر تا مغرب ہو گا۔ نائب امیر تنظیم جناب سید نسیم الدین کی خصوصی شرکت قابل ذکر ہے۔ ان کی دعوتی گفتگو کے علاوہ باہمی تعارف بھی ہو گا۔

رمضان المبارک کے دوران عوام و خواص تک "تصور فرائض دینی" پہنچانے کی غرض سے درج ذیل اہداف مقرر کئے گئے ہیں۔ ہر رفیق چار احباب سے انفرادی رابطہ کرے گا۔ ہر اسرہ دو عمومی دعوتی پروگرام منعقد کرے گا یہ پروگرام نئے رفقاء کے ہاں منعقد ہوں گے تاکہ ان کا تعارف اپنے حلقہ احباب میں ہو سکے۔ قرآن مجید کے پیغام کی تفہیم کے لئے اسرہ کی سطح پر دورہ ترجمہ القرآن بذریعہ ویڈیو کیسٹ اہتمام کیا جارہا ہے۔

گلستان کالونی مصطفیٰ آباد لاہور میں اسی نوعیت کا پروگرام ہو رہا ہے۔

لاہور شمالی کے نائب امیر جناب محمد مبشر جامع مسجد لاریکس کالونی لاہور میں روزانہ تراویح کے بعد دورہ ترجمہ قرآن کا پروگرام کر رہے ہیں۔

"مسلمانوں پر قرآن مجید کے حقوق" اور تنظیم اسلامی کی دعوت پر مشتمل پانچ کتابوں کے سیٹ معتکف حضرات تک پہنچانے کے لئے منصوبہ بندی کی گئی ہے۔ رپورٹ: محمد طارق جاوید

ناظم نشر و اشاعت تنظیم اسلامی لاہور شمالی

اطلاعات و اعلانات

لاہور شمالی اسرہ شادباغ کے رفیق جناب محمد منیر الدین کے والد 8ر جنوری بروز بدھ حرکت قلب بند ہونے کے باعث قضائے الٰہی سے انتقال فرما گئے ہیں۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور درجات کو بلند فرمائے۔ مرحوم کے پسماندگان کو اس سانحہ سے صبر جمیل کے ساتھ عہدہ برآ ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

***

بریگیڈیئر (ر) ارشاد اللہ خان کی ساس کا انتقال ہو گیا ہے۔ مرحومہ کے لئے دعائے مغفرت کی اپیل ہے۔

***

حلقہ پنجاب شمالی کے رفیق جاوید رفیق صاحب کے والد محترم کا انتقال ہو گیا ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے اور پس ماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

***

ناظم حلقہ پنجاب شمالی جناب شمس الحق اعوان کے چھوٹے بھائی اختر صاحب حادثے میں زخمی ہو گئے ہیں۔ ان کی دونوں ٹانگیں شدید متاثر ہوئی ہیں۔ آپریشن کے بعد ان کی حالت کافی بہتر ہے اور اب وہ گھر پر آرام کر رہے ہیں۔ رفقاء و احباب سے ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

تنظیم اسلامی اسلام آباد کے نقیب اسرہ پروفیسر غلام رسول غازی صاحب کی والدہ محترمہ وفات پاگئی ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور جملہ پس ماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ مرحومہ کے لئے دعائے مغفرت کی اپیل ہے۔

***

اسرہ بارہ کہو کے رفیق جناب سردار جہانگیر کی والدہ صاحبہ قضائے الٰہی سے وفات پاگئی ہیں۔ مرحومہ کے لئے دعائے مغفرت اور ترقی درجات کے لئے خصوصی اپیل ہے۔

***

جناب اکرم علی واسطی کی ہمشیرہ محترمہ وفات پا گئی ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جوار رحمت میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ مرحومہ کی مغفرت کی دعا کی درخواست ہے۔

تنظیم اسلامی کراچی کا ایک روزہ پروگرام

تنظیم اسلامی کراچی کے ایک روزہ پروگرام کا آغاز درس قرآن سے ہوا۔ انجینئر نوید احمد نے سورہ فتح کی آیات کی روشنی میں رفقاء پر زور دیا کہ وہ صحابہ کرامؓ کے نقش قدم کی پیروی کرتے ہوئے ان صفات کو اپنے اندر اجاگر کریں۔ اگر ہم غلبہ دین کی جدوجہد کے عزم میں مخلص ہیں تو اولین تحریک اسلامی کے ان جلیل القدر کارکنان کی پیروی ناگزیر ہے جن کی عظیم قربانیوں کے نتیجے میں جزیرہ نمائے عرب پر دین کا غلبہ ہوا۔ ہمیں ہر وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد گرامی کو پیش نظر رکھنا چاہئے کہ میرے صحابہؓ ستاروں کے مانند ہیں ان میں سے تم جس کی بھی پیروی اختیار کرو گے ہدایت سے سرفراز ہو گے۔ خلوص اور قربانی کے پیکر بننا ہماری اہم ترین ضرورت ہے۔ بعد نماز فجر محمد فرید الدین احمد جو قرآن کالج کے ہر دلعزیز لیکچرار ہیں نے سہیلؓ ابن عمرو کی حیات مقدسہ پر روشنی ڈالی۔ بعد ازاں امیر محترم ڈاکٹر اسرار احمد کا رفقاء سے خطاب شروع ہوا۔ انہوں نے کہا دو امور کے بارے میں کراچی کے رفقاء سے گفتگو کی یعنی محمد نسیم الدین صاحب کی لاہور اور ان کی جگہ عبدالرزاق صاحب کی بحیثیت ناظم حلقہ کراچی تقرری اور دوسرے اہل تشیع کے بارے میں ان کی یہ رائے کہ انہیں تحریک خلافت میں شامل کیا جائے۔ انہوں نے بتایا کہ محمد نسیم الدین صاحب کا لاہور تبادلہ تنظیم کے حالیہ فیصلہ پر عملدرآمد کا آغاز ہے جس کے تحت ناظمین حلقہ جات کے باہمی تبادلے ہوں گے۔ اہل تشیع کے بارے میں اپنے موقف کی وضاحت کرتے ہوئے کہا کہ تحریک خلافت میں ان کی شمولیت یا عدم شمولیت کا فیصلہ تنظیم کے پالیسی ساز ادارے یعنی مجلس مشاورت میں ہو گا۔ انہوں نے رفقاء سے کہا کہ میری گفتگو کی روشنی میں وہ سوچ بچار جاری رکھیں۔

خطاب جمعہ کے دوران امیر تنظیم نے فرمایا کہ ہماری وعدہ خلافی کے نتیجے میں مشرقی بازو کٹ گیا مگر ہم نے اپنی روش تبدیل نہیں کی۔ نتیجتاً قوم اللہ تعالیٰ کے عذاب کی زد میں ہے۔ مذہبی فرقہ واریت اور قومیتوں کے فروغ کے نتیجے میں قوم انتشار کا شکار ہے۔ اگر اب بھی ہم نے اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع نہ کیا تو اندیشہ ہے کہ سقوط ڈھاکہ کے عذاب ادنیٰ کے بعد کس عذاب اکبر کی گرفت میں نہ آجائے۔ ملکی حالات پر تبصرہ کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ الیکشن کسی حال میں بھی ملتوی نہیں ہونے چاہئیں اور نہ ہی بڑی پارٹیوں کو کسی طریقہ سے الیکشن سے آؤٹ کیا جائے۔ انہوں نے قاضی حسین احمد سے کہا کہ وہ اقتدار کی کشمکش سے باہر نکل کر پرامن احتجاجی تحریک کا راستہ اختیار کریں۔ جماعت اسلامی، تنظیم اسلامی اور تحریک اسلامی کے اتحاد کی تجویز کا اعادہ بھی کیا۔

محمد نسیم الدین صاحب نے اپنے خطاب میں اپنی تحریکی زندگی کے حوالے سے ماضی کی تاریخ بیان کی۔ بعد نماز عصر تنظیم اسلامی ضلع شرقی کراچی کے امیر جناب اعجاز لطیف نے توبہ کے موضوع پر تذکیری گفتگو کی۔

رپورٹ: محمد سمیع

تنظیم اسلامی آزاد کشمیر کی دعوتی سرگرمیاں

ہر نظریاتی تنظیم اپنے ارکان کی تربیت اور عوام الناس تک اپنی دعوت کے ابلاغ کے لئے مختلف اوقات میں تربیتی و دعوتی پروگرام منعقد کرتی رہتی ہے تاکہ رفقاء کی تعلیم و تربیت کے ساتھ لوگوں تک اس جماعت کے مقاصد و نظریات کی رسائی ممکن ہو سکے۔ اسی سلسلہ میں تنظیم اسلامی بھی مختلف جگہوں پر مختلف قسم کے دعوتی و تربیتی پروگراموں کا انعقاد کرتی رہتی ہے۔ تنظیم اسلامی میرپور کے زیر اہتمام شبیر احمد کی کوششوں سے جامعہ صدیقیہ بی 4 میں دعوتی و تربیتی پروگرام منعقد ہوا۔

حسب پروگرام حلقہ شمالی پنجاب راولپنڈی کے نائب ناظم محمد طفیل گوندل پروگرام میں شرکت کے لئے جامعہ صدیقیہ پہنچ گئے۔ پروگرام کے مطابق راقم پانچ رفقاء عصر سے قبل پہنچ گیا۔ سید محمد آزاد پہلے ہی سے رابطہ مہم کے لئے میرپور پہنچ چکے تھے جب کہ جاوید رفیق اور شبیر صاحب بھی پہلے ہی سے موجود تھے۔

نماز عصر کے بعد پروگرام تشکیل دیا گیا چنانچہ مغرب کی نماز کے بعد سورہ العصر کی روشنی میں امیر تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد کا "ویڈیو کیسٹ" دکھایا گیا۔ اس دعوتی پروگرام میں 10 رفقاء اور سات احباب شریک ہوئے۔ نماز عشاء کے بعد اجتماعی طور پر کھانا کھایا گیا۔ طعام کا انتظام جامعہ کے مہتمم کی طرف سے کیا گیا تھا۔ مولانا عبدالغفور صاحب مہتمم جامعہ کے تعاون علی البر کا ذکر ضروری سمجھتا ہوں۔ مولانا موصوف کی دین سے لگن اور داعیان دین سے محبت کا بین ثبوت ہے کہ انہوں نے پچھلے سال بھی تنظیمی پروگرام کے لئے نہ صرف جگہ مہیا کی تھی بلکہ کھانے اور دیگر سہولیات بھی بہم پہنچائی تھیں۔ حسب سابق اس مرتبہ بھی مولانا عبدالغفور نے ہر طرح کے انتظامات کر رکھے تھے۔ اللہ تعالیٰ مولانا موصوف اور مدرسہ کے دیگر رفقاء کار کو اجر عظیم عطا فرمائے۔ آمین۔

دوسرے روز نماز فجر کے بعد محمد طفیل گوندل نے سورہ الحدید کے تیسرے رکوع کا درس دیا۔ انہوں نے کہا کہ دنیا کی حقیقت لعب و لہب کے سوا کچھ نہیں۔ یہ دنیا اپنی پوری آب و تاب اور چاشنی کے ساتھ اپنی طرف دعوت دیتی ہے۔ شیطانی چکر میں پھانس کر شیطان کے کام کو آسان کرتی ہے۔ انسان کو اپنی اصل منزل سے دور لے جانے کی سعی میں مصروف رکھتی ہے۔ حشر کے روز وہ وقت کتنا مشکل ہو گا جب ابن آدم کے قدم اپنی جگہ سے ہل نہ سکیں گے جب تک وہ پانچ سوالات کا جواب نہ دے گا۔ انسان سے اس کی عمر کے متعلق پوچھا جائے گا کہ کیسے گزاری۔ خاص طور پر جوانی کن کاموں میں گزری اس لئے کہ یہ دور ولولوں اور امنگوں کا دور ہوتا ہے جس میں انسان بہت کچھ کرنے کی صلاحیت میں رکھتا ہے۔ پھر مال کے بارے میں پوچھا جائے گا کہ کیسے کمایا اور کن کاموں پر خرچ کیا اور اخیر میں علم کے متعلق پوچھا جائے گا کہ علم کتنا حاصل کیا اور عمل کہاں تک کیا۔ انہوں نے کہا کہ اللہ نے لوہا اس لئے اتارا کہ اس کے ذریعے سے جہاد کیا جائے بلکہ قتال کے ذریعے بگڑے تگڑے لوگوں کا علاج کیا جائے۔ ہماری نجات اسی میں ہے کہ ہم اس جدوجہد کا حصہ بن جائیں۔

اس کے بعد سید محمد آزاد نے سورہ البقرہ کی آیت نمبر 208 کی روشنی میں کہا کہ اسلام میں پورے کے پورے داخل ہونا اطاعت کا تقاضا ہے۔ کلی اطاعت قبول ہو گی جب کہ جزوی اطاعت رد کر دی جائے گی۔ ناقص دینی تصور کی بنا پر جزوی اطاعت ہی کو کل دین سمجھ لیا گیا ہے۔ اسی جزوی اطاعت پر الٹی سزا مل رہی ہے اسی سزا پر حکیم الامت علامہ اقبال نے شکوہ کیا تھا۔

رحمتیں ہیں تیری اغیار کے کاشانوں پر
برق گرتی ہے تو بیچارے مسلمانوں پر

اسلام پر عمل کرنا ہے تو تحفظات کے ساتھ نہیں بلکہ جذبہ خود سپردگی کے ساتھ عمل پیرا ہونا ہو گا۔ پورے دین پر عمل نہ کرنا دین پر یکسر عمل نہ کرنے کے مترادف ہے۔ اس لئے کہ جزوی اطاعت بھی اپنے نفس کی اتباع ہوتی ہے اسی وجہ سے عذاب الٰہی لازم قرار پاتا ہے۔ آج ہم بحیثیت قوم عذاب الٰہی کی زد میں ہیں جس سے بچنے کی ایک ہی صورت ہے کہ ہم ہمہ تن جہاد میں مصروف ہو جائیں غیر اسلامی نظام کے ساتھ پنجہ آزمائی کریں۔ موجودہ نظام سے استفادہ "قوت لایموت" کی حد تک جائز ہے۔

آزاد صاحب نے لا تتبعوا خطوات الشیطان کے حوالے سے کہا اس جہاد اور منزل سے دور لے جانے کے لئے شیطان طرح طرح کے حیلے بہانے بتاتا ہے۔ نفلی عبادت کر لو بے شمار ثواب حاصل ہو جائے گا۔ بعض لوگ شیطان کے آلہ کار کے طور پر بتاتے ہیں کہ جہاد جیسے مشکل کام سے باز آجاؤ بال بچوں اور والدین کا خیال کرو اپنے روشن مستقبل کو داؤ پر مت لگاؤ۔ لیکن بندہ مومن کے ایمان کا تقاضا ہے کہ وہ اس جہاد میں تن من دھن لگا دے۔ اس کے لئے سب سے پہلے خود اللہ کا بندہ بنے پھر اس بندگی کے نظام کے قیام کی دعوت دوسروں تک پہنچائے۔ حضور نے بھی اس امت کے ذمہ یہی کام لگایا ہے اب تا قیام قیامت کسی نبی اور رسول کو تو نہیں آنا لہٰذا اب رسالت کا رسالت کا فریضہ امت کے ذمہ ہے۔ اللہ کی جنت اتنی گری پڑی چیز نہیں ہے جو یوں ہی حاصل ہو جائے۔

رفقاء ناشتے کی تیاری میں مصروف کار تھے کہ اسی اثناء میں اسرہ جی کے پانچ رفقاء ممتاز الحسن کی معیت میں پہنچے۔ ان کے ساتھ ہی اسرہ جاتلاں کے رفیق عبدالباسط بھی پہنچ گئے۔

امیر تنظیم اسلامی و داعی تحریک خلافت ڈاکٹر اسرار احمد کا ویڈیو کیسٹ "تنظیم اسلامی کی دعوت" دکھایا گیا۔ اس خطاب کو رفقاء و احباب نے پوری توجہ سے سنا۔ اس پروگرام میں سترہ رفقاء اور آٹھ احباب شریک تھے۔ بعد ازاں گوندل صاحب اور آزاد صاحب نے باری باری رفقاء کو ہدایات دیں۔ اس طرح دعا پر یہ دو روزہ پروگرام ختم ہو گیا۔ احباب میں سے قاری منشاء صاحب کے بھی ہم ممنون احسان ہیں کہ انہوں نے تمام پروگراموں میں بھرپور شرکت اور معاونت کی۔ اللہ تعالیٰ ان تمام احباب کو اجر عظیم عطا فرمائے۔ آمین۔

مرتب کنندہ: غلام سلطانی

اسلام کے علاوہ دیگر اہل مذاہب نے اللہ تک براہ راست رسائی کے لئے بے شمار واسطے اور وسیلے گھڑ کر ناقابل فہم مشرکانہ نظام وضع کر رکھے ہیں، ایسے تمام تصورات محض ڈھکوسلے ہیں۔ ہر شخص اللہ تک رسائی حاصل کر سکتا ہے اس کا در رحمت ہر وقت اور ہر ایک کے لئے کھلا رہتا ہے، اس ذات بے ہمتا سے سوال کرنے میں کوئی قدغن اور رکاوٹ حائل نہیں ہے۔ بقول اقبال۔

کیوں خالق و مخلوق میں حائل رہیں پردے
پیران کلیسا کو کلیسا سے اٹھا دو

تحریک خلافت پاکستان کا نقیب

ہفت روزہ

ندائے خلافت لاہور

رجسٹرڈ ایل نمبر ــــ 127

شمارہ ــــ 3'2

جلد ــــ 6

مقام اشاعت : K-36 ماڈل ٹاؤن لاہور

مطبع مکتبہ جدید پریس لاہور

مدیر: عاکف سعید

ترتیب و تزئین : شیخ رحیم الدین

رابطہ آفس: A-67 گڑھی شاہو لاہور

فون: 6316638 - 6305110

سوالات کے جوابات ...... امیر تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد کی زبانی

سوال۔ ایمان کے حصول کا ذریعہ اور طریقہ بیان فرما دیں۔

جواب۔ ایمان کے حصول کا اصل منبع اور سرچشمہ قرآن مجید ہے۔ خود حضورؐ کے ایمان کو قرآن حکیم کی طرف منسوب کیا گیا ہے۔ فرمایا "ہم نے اس قرآن کو آپ کے لئے نور بنا دیا" اسی نور مبین کے ذریعے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو ایمان کی دعوت دی۔ آپؐ کے دنیا سے تشریف

ذاتی مفاد یا کسی اور سبب سے راہ حق سے ہٹی ہوئی جماعت میں شریک رہنا فتنے میں پڑنے کے مترادف ہے

لے جانے کے بعد اب ہمارے لئے ایمان کے حصول کے دو ذریعے ہیں۔ ایمان کی دولت کے حصول کا ایک ذریعہ اصحاب ایمان و یقین کی صحبت ہے۔ خود نبی اکرمؐ کی محبت ہی سے صحابہ کرام رضوان اللہ علیھم اجمعین کو ایمان و یقین کی دولت نصیب ہوئی۔ ایمان کے حصول کا دوسرا ذریعہ قرآن مجید ہے جو ایمان کا منبع اور سرچشمہ ہے۔ قرآن مجید کی یہی آیات بینات اور اصحاب یقین و ایمان کے لئے بھی ایمان کے حصول کا ذریعہ ہیں۔

تنظیم اسلامی کے نزدیک ایمان کا حصول اور

اسلامی نظم جماعت میں جماعت سازی کی واحد مسنون اساس بیعت ہے

اس کی تقویت کا ذریعہ "ذکر اللہ" ہے۔ اسی "ذکر اللہ" میں سے اہم ترین ذکر قرآن مجید کی آیات ہیں جسے اللہ تعالیٰ نے "الذکر" کہا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے "بے شک ہم ہی نے اس ذکر کو اتارا ہے اور ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں"۔ کسی صاحب ایمان کے پاس جس قدر ایمان کی پونجی موجود ہے وہ اگر اس کے مطابق عملی تقاضے پورے کرے تو اس طریقے سے بھی ایمان میں اضافہ ہوتا ہے گویا شریعت پر عمل کرنے سے بھی ایمان میں اضافہ ہوتا ہے۔ چنانچہ کہا جا سکتا ہے کہ ایمان کی دولت میں شریعت پر عمل کرنے سے ترقی ہوتی ہے۔ جب ایمان بڑھے گا تو اسی نسبت و تناسب سے عمل میں بھی ترقی ہو گی جو پھر ایمان میں اضافے کا سبب بن جاتا ہے گویا ایمان اور عمل کا ایک دوسرے سے گہرا اور لازمی تعلق ہے۔

سوال۔ مختلف دینی جماعتیں اپنے آپ کو راہ حق پر گامزن قرار دیتی ہیں۔ عام آدمی ان میں سے کسی ایک کا انتخاب کیسے کرے؟

جواب۔ جب کسی شخص میں اپنے فرائض کی ذمہ داری کا احساس پیدا ہو جائے' اس کے اندر حق کو غالب کرنے اور باطل کو ملیا میٹ کا شعور بیدار ہو جائے تو اسے اس اجتماعی ذمہ داری سے عہدہ برا ہونے کے لئے موجود الوقت جماعتوں اور تحریکوں میں سے موزوں جماعت کی تلاش اس کی اپنی ذمہ داری ہے۔ جس جماعت کے فکر اور طریق کار پر اسے اطمینان حاصل ہو جائے اس کا فرض ہے کہ ایسی اجتماعیت میں شامل ہو جائے۔ اسی طرح اگر کوئی شخص کسی دینی جماعت میں شامل ہے مگر اب وہ جماعت یا تحریک غلط راہ پر گامزن ہو جائے تو اس کے بعد ہر باشعور شخص کا یہ فرض بن جاتا ہے کہ وہ

ظلم واستحصال کے خاتمے کی خواہش انقلاب کو جنم دیتی ہے

جماعتی عصبیت یا ذاتی مفاد کی پٹی اپنی آنکھوں پر نہ باندھے' کسی ذاتی یا گروہی مصلحت اور مفاد کے لئے یا کسی اور سبب سے راہ حق سے ہٹی ہوئی جماعت میں شریک رہنا کسی طرح بھی درست نہیں ہے بلکہ ایسا کرنا "فتنے" میں پڑنے کے مترادف ہے۔ جب کسی جماعت یا تحریک میں خیر پر شر غالب آجائے تو اسے اس سے بہتر جماعت میں لازماً شریک ہو جانا

قبول حق سے گریز سے قبولیت حق کی صلاحیت سلب ہو جاتی ہے

چاہئے۔ محض دوستی یا تعلقات باہمی "مودۃ بینکم" کی وجہ سے کسی جماعت یا تحریک میں جڑے رہنا "عصبیت بے جا" کا مظاہرہ ہو گا۔ کہا جاتا ہے جوئندہ یابندہ تلاش کرنے والا منزل پا لیتا ہے۔ قرآن مجید میں ہے "جو لوگ اللہ کے راستے میں محنت و کوشش کرتے ہیں انہیں ہم لازماً اپنا راستہ دکھاتے ہیں" گویا تلاش حقیقت بھی ایک جدوجہد اور محنت ہے لہٰذا کسی مصلحت یا مفاد کی خاطر "حق" سے اور درست جماعت سے اپنے آپ کو محروم رکھنا بہت بڑا فتنہ ہے۔ قبول حق سے روگردانی کے طرز عمل کے نتیجے میں قبول حق کی صلاحیت سلب کر لی جاتی ہے۔

حق کی معرفت اور پہچان کا پہلا حصہ فکری اور نظری ہوتا ہے اس جانچنے اور پہچاننے کے لئے معیار اور کسوٹی "قرآن وسنت" ہی ہے۔ معرفت حق کی پہچان کا دوسرا حصہ پیش نظر جماعت یا تنظیم کے امیر اور ذمہ دار لوگوں کی عملی زندگی کو دیکھنا ہو گا کہ یہ لوگ کیسے ہیں۔

سوال۔ انقلابات کیوں آتے ہیں۔

جواب۔ فطرت انسانی کا ایک تقاضا عدل و اعتدال کا حصول ہے۔ چنانچہ ایک سلیم الفطرت انسان جب کسی معاشرے میں ظلم و زیادتی کی حکمرانی دیکھتا ہے تو یہ چیز اسے مجبور کرتی ہے کہ وہ اس ظلم کا خاتمہ کرے ایسے ظالمانہ سماج کو تبدیل کرے۔ یہی خواہش انقلاب کی بنیاد ہے۔ اگر ظلم و زیادتی اور استحصال و جبر کے خلاف جذبہ پیدا ہو جائے تو یہی جذبہ انقلاب اور تبدیلی کا پیش خیمہ بن جاتا ہے۔ ایسے لوگ عدل تو قائم کرنا چاہتے ہیں مگر عدل کے حقیقی تصورات سے بے خبر ہوتے ہیں۔ چنانچہ مرد اور عورت کے مابین توازن' فرد اور ریاست کے مابین آزادی اور پابندی کی حدود اور سرمایہ اور محنت کے مابین منافع کی تقسیم یہ تین مسائل ایسے ہیں جو محض عقل انسانی سے نہ پہلے مکمل طور پر حل ہوئے ہیں اور نہ آئندہ کبھی حل ہوں گے۔ ان تمام مسائل کا حل وحی کے بغیر عقل انسانی سے ممکن ہی نہیں۔ چنانچہ فرانس کا انقلاب بادشاہت کے نظام کے خلاف رد عمل تھا۔ چنانچہ فرانس کے انقلاب نے شہنشاہیت کا خاتمہ کر دیا۔ انقلاب فرانس کے بعد سرمایہ داری کا عفریت انسانیت کے سروں پر سوار ہو گیا چنانچہ سرمایہ داری پر مبنی انسان دشمن نظام کے رد عمل کے طور پر کمیونسٹ انقلاب آگیا۔ مگر اس فطرت انسانی کے دشمن نظام نے فرد کے اظہار رائے اور ارادہ و عمل کی آزادی کا فطری حق چھین لیا اور بدترین قسم کا آمرانہ نظام نافذ ہو گیا چنانچہ اس خرابی کی وجہ سے کمیونزم اپنی موت آپ مر گیا ہے۔ انقلاب فرانس سے لے کر کمیونسٹ انقلاب تک تمام انقلابات جزوی تھے۔ انقلاب فرانس سیاسی انقلاب تھا' انقلاب روس معاشی انقلاب تھا جب کہ حضور کا برپا کردہ اسلامی انقلاب ہمہ گیر تھا جو انسانی زندگی کے تمام انفرادی اور اجتماعی پہلوؤں پر حاوی تھا۔ حضورؐ نے معاشرے کی ہر شے کو بدل کر رکھ دیا۔ اس لئے حضورؐ ہی کا انقلاب کسی بھی انقلاب کے لئے واحد نمونہ اور مثال کی حیثیت رکھتا ہے۔

آپ نے خود ہی دعوت کا آغاز کیا' صحابہ کی تنظیم بنائی انہیں تربیت دی اور باطل نظام کے خلاف ٹکرا دیا اور ان تمام مراحل کی خود قیادت فرمائی گویا انقلاب کا منہج اور ماخذ سیرت النبیؐ ہی ہے۔

سوال۔ انقلابی طریق کار کے مراحل کی وضاحت فرمائیں۔

جواب۔ * کسی بھی انقلاب کے لئے پہلی چیز انقلابی نظریہ ہوتا ہے جس کی نشر و اشاعت ہو۔

* اس انقلابی نظریئے کو تسلیم کرنے والوں کو منظم کر کے انقلابی جماعت تشکیل دی جائے۔

* انقلابی کارکنوں کی پیش نظر انقلاب کی مناسبت سے تربیت کی جائے۔

* اسلام کا انقلابی نظریہ توحید ہے۔

جس کے نتیجے میں ایک عادلانہ و منصفانہ نظام کا قیام عمل میں آتا ہے چنانچہ اسلام کے تصور توحید کے مطابق معاشرتی سطح پر تمام انسان پیدائشی طور پر برابر قرار پاتے ہیں۔ لہٰذا رنگ' نسل' زبان' پیشے' جنس کی بنیاد پر اونچ نیچ موجود نہیں ہے۔ اسی لئے تمام انسانوں کا خالق بھی ایک اللہ ہے اور سب انسان ایک ہی انسانی جوڑے حضرت آدم وحوا علیھما السلام) کی اولاد ہونے کے ناطے برابر ہیں۔

حاکمیت کا اختیار مطلق صرف اس کائنات کے خالق و مالک کو بلا شرکت غیرے اور بلا استثناء حاصل ہے جب کہ انسانوں کے لئے خلافت و نیابت کا حق ہے۔ اس نظام کے ذریعے وہ اللہ تعالیٰ کے مقرر کردہ ضابطوں اور قوانین کا نفاذ کریں اور قرآن

باقی صفحہ ۱۴ پر

ناظم اعلیٰ ڈاکٹر عبدالخالق کا حلقہ گوجرانوالہ وحلقہ پنجاب شمالی کا دورہ

حلقہ گوجرانوالہ ڈویژن کے زیر اہتمام منعقدہ ہفت روزہ دعوتی و تربیتی پروگرام کا ایک حصہ "تفہیم دین کورس" پر مشتمل تھا۔ ناظم اعلیٰ نے 29ر دسمبر 96ء کو تفہیم دین کورس میں لیکچر دیا اور سات روزہ دعوتی پروگرام میں شرکت کرنے والے رفقاء سے ملاقات کی اور ان سے خطاب بھی کیا۔

ناظم اعلیٰ نے 30ر دسمبر کو گوجر خان میں منعقدہ مبتدی تربیت گاہ میں شرکت کی۔ ناظم حلقہ نے شرکائے تربیت سے "پاکستان کی مروجہ سیاست اور تنظیم اسلامی" کے موضوع پر خطاب کیا اور رفقاء سے ذاتی تعارف حاصل کیا۔

31ر دسمبر کو ناظم اعلیٰ جناب ڈاکٹر عبدالخالق حلقہ پنجاب شمالی کے ناظم جناب شمس الحق اعوان کے ہمراہ راولپنڈی سے اٹک پہنچے جہاں ہفت روزہ دعوتی کیمپ لگایا گیا تھا۔ اس دعوتی کیمپ میں 10 رفقاء نے شرکت کی۔ ناظم اعلیٰ نے مقامی ڈینٹل سرجن ڈاکٹر محمد ایوب اور ریلوے کے ایک آفیسر سے ملاقات کی۔ اٹک سے واپسی پر حسن ابدال میں جناب غلام اصغر صدیقی اور واہ کینٹ میں شفاء اللہ سے خصوصی طور پر ملاقات کی۔

تنظیم اسلامی راولپنڈی کی خلافت کانفرنس

تنظیم اسلامی کی دعوت کو پھیلانے کے لئے مرکزی سطح پر یہ فیصلہ کیا گیا تھا کہ آئندہ سال ہر تنظیم کی سطح پر ایک جلسہ عام منعقد ہو گا۔ چنانچہ حلقہ پنجاب شمالی کی شوریٰ نے تنظیم اسلامی راولپنڈی کینٹ کو خلافت کانفرنس کے نام سے 25ر دسمبر 96ء کو راولپنڈی کینٹ میں جلسہ کی ذمہ داری دی۔ تنظیم اسلامی راولپنڈی کینٹ کے امیر جناب رؤف اکبر نے خلافت کانفرنس کے انعقاد کے لئے تیاری شروع کر دی۔ 4 ہزار کی تعداد میں ہینڈ بلز

دنیا اور آخرت میں کامیابی نظام خلافت کے قیام کی جدوجہد کے ساتھ مشروط ہے

چھپوائے گئے۔ دس بینرز لکھوائے گئے۔ کانفرنس کا انعقاد پنج بھاٹہ کی ایک گراؤنڈ میں کیا گیا تھا۔ تشہیری مہم کے لئے خصوصی طور پر ٹی بورڈز بنوائے گئے۔ راولپنڈی کینٹ کے امیر کی قیادت میں مہم

اسلام کے سیاسی نظام کا قیام توحید کا عملی تقاضا ہے

شروع ہوئی۔

کانفرنس میں شرکت کے لئے رفقاء صبح ہی پنڈال میں پہنچ گئے۔ مقررہ وقت سے پہلے ہی تمام انتظامات مکمل کر لئے گئے۔ بعد نماز ظہر جلسہ کی کارروائی کا آغاز ہوا۔ نقیب اسرہ کمال آباد اشتیاق حسین نے تلاوت کی۔ موصوف نے سٹیج سیکرٹری کے فرائض بھی ادا کئے۔

جناب محمد طفیل گوندل نے اسلام کے معاشرتی نظام کے حوالے سے گفتگو کی انہوں نے "میٹھے اور دھیمے" انداز میں اسلام کے معاشرتی نظام کی وضاحت کی۔ انہوں نے کہا کہ قرآن مجید نے معاشرت کا ایک مکمل نظام دیا ہے۔ جس میں جھوٹ' فریب' مکر وغیبت سے پاک باہمی محبت واخلاص اور بھائی چارہ شامل ہے۔ اس طرح امانت' دیانت اور شرافت اسلامی معاشرہ کا اہم جزو ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اگر اسلامی معاشرہ قائم کرنے میں ہم کامیاب ہو گئے تو مغرب سے درآمد شدہ غیر اخلاقی اور غیر انسانی تہذیب سے ہمیں چھٹکارہ مل جائے گا۔

دوسرے مقرر جناب خالد محمود عباسی ناظم حلقہ آزاد کشمیر تھے۔ انہوں نے کہا کہ اسلام کا سیاسی نظام درحقیقت توحید کا عملی تقاضا ہے۔ زمین پر حاکمیت کا حق صرف اللہ ہی کا ہے۔ نماز عصر تک دو نشستیں ہوئیں نماز عصر کے بعد کانفرنس کے آخری مقرر جناب شمس الحق اعوان ناظم حلقہ پنجاب شمالی نے خطاب کرتے ہوئے اسلام کے معاشی نظام کا نقشہ پیش کیا۔ آج کے دور میں دولت کی غیر منصفانہ تقسیم نے امیر کو امیر تر اور غریب کو غریب تر بنا دیا ہے۔ ایک طرف دولت کے انبار ہیں تو دوسری طرف لوگ ایک وقت کی روٹی کو ترس رہے ہیں اور یہی وجہ ہے کہ ہمارے ملک میں کرپشن اپنی انتہا پر ہے۔

انہوں نے کہا کہ ہمارا ملک 125 ارب روپے کا مقروض ہے جب کہ قرضوں کی مد میں بڑے بڑے مگرمچھوں نے 130 ارب روپے ہڑپ کر رکھے ہیں۔ اگر یہ قرضے واپس لے لئے جائیں تو ملک کے تمام قرضے ختم ہو سکتے ہیں اسلامی معاشی نظام کی وضاحت کرتے ہوئے ناظم حلقہ نے کہا کہ سود کو مکمل طور پر ختم کر دیا جائے اور جاگیرداری نظام کے خاتمے کے لئے نیا بندوبست اراضی کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ نظام خلافت کے قیام ہی سے یہ کام ہو سکتے ہیں اگر ہم چاہتے ہیں کہ دنیا میں ہماری عزت ہو اور آخرت میں ہم کامیاب ہوں تو اس کے لئے ضروری ہے کہ ہم اپنا تن من دھن اللہ کی زمین پر نظام خلافت کے قیام کی کوشش میں لگائیں۔

رپورٹ: عدالت حسین

گوجر خان کی مبتدی تربیت گاہ

(خبر نگار خصوصی) 27ر دسمبر 96ء سے 2ر جنوری 97ء تک حلقہ پنجاب شمالی میں مبتدی رفقاء کے لئے تربیت گاہ منعقد ہوئی جس میں کل 25 رفقاء احباب شریک ہوئے جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔ گوجر خان سے پانچ رفقاء اور پانچ احباب' ایبٹ آباد سے پانچ رفقاء' بیروٹ سے تین رفقاء' راولپنڈی سے دو اور پانچ رفقاء متفرق علاقوں سے تعلق رکھتے تھے۔